126430 - اگر پرورش کرنے والے کے علاوہ نکاح میں کوئی اور ولی نہ ہو

سوال

میں ایک جوان مسلمان لڑکی ہوں جو ایک کافرہ ماں اور باپ کی منہ بولی بیٹی ہے، باپ کہتا ہے کہ وہ مسلمان ہے لیکن نہ تو نماز ادا کرتا ہے اور نہ ہی روزے رکھتا ہے، بلکہ رمضان المبارک میں اعلانیہ طور پر دن کے وقت شراب نوشی کرتا ہے اور مجھے پردہ بھی نہیں کرنے دیتا، مجھے شادی کرنے سے بھی روک رہا ہے.
نہ تو میں پردہ کر سکتی ہوں اور نہ ہی کفؤ اور مناسب رشتہ والے شخص سے شادی کر سکتی ہوں، اس وجہ سے مجھے زدکوب بھی کیا گیا ہے، اور جس علاقے میں رہتی ہوں وہاں شرعی قاضی بھی نہیں، میں جرمنی میں رہتی ہوں.
میں نےایک مسلمان شخص سے ایک مسجد امام مسجد اور اس کے دوست اور دو گواہوں اور ولی کی موجودگی میں شادی کی، کیا اس کی ولایت مجھ سے ساقط ہو جائیگی، وہ میرا والد نہیں اور نہ ہی میں اپنے خاندان کو جانتی ہوں اس ملک میں سوائے اس خاوند کے کوئی اور مسلمان میرا نہیں ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

نکاح صحیح ہونے کے لیےشرط ہے کہ عورت کا ولی یا اس کی وکیل عقد نکاح کرے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا "

اسے عمران اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہما سے بیہقی نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (7557) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے "

مسند احمد حديث نمبر (24417) سنن ابو داود حديث نمبر (2083) سنن ترمذى حديث نمبر (1102) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح الجامع حديث نمبر (2709) اسے صحيح قرار ديا ہے.

امام ترمذى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

اس مسئلہ ميں صحابہ كرام جن ميں عمر بن خطاب اور على بن ابى طالب اور عبد اللہ بن عباس اور ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ وغيرہ ہيں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى اس حديث پر عمل ہے:

" ولى كے بغير نكاح نہيں ہوتا " انتہى

عورت كا ولى اس كا باپ پھر اس كا دادا پھر اس كا بيٹا (اگر اس كا بيٹا ہو) پھر اس كا ماں اور باپ كى جانب سے بھائى پھر صرف باپ كى جانب سے بھائى، پھر بھائيوں كے بيٹے پھر اس كے چچا، پھر چچا كے بيٹے، پھر حاكم "

ديكھيں: المغنى (9 / 355).

ليكن آپ كى كفالت كرنے والا شخص يا جس شخص نے آپ كى پرورش كى اور منہ بولى بيٹى بنايا ہے وہ آپ كا نكاح ميں ولى شمار نہيں ہوگا.

اس بنا پر جب آپ كو اپنے اولياء كے بارہ ميں علم ہى نہيں تو آپ كى شادى شرعى قاضى كريگا، اگر وہ نہ ہو تو اسلامك سينٹر كا چئرمين يا امام مسجد يا كوئى عالم دين يا مسلمانوں ميں سے عادل شخص.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جس عورت كا ولى نہ ہو اگر تو بستى يا محلہ ميں حاكم كا نائب ہو تو وہ اسكى شادى كريگا، اور بستى كا نمبردار ، اور اگر ان ميں كوئى ايسا امام ہو جس كى لوگ بات تسليم كرتے ہوں تو عورت كى اجازت سے وہ شادى كر ديگا " انتہى

ديكھيں: مجموع الفتاوى (32 / 35).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اگر عورت كا ولى بھى نہ ہو اور حكمران بھى تو امام احمد سے مروى ہے كہ عورت كى اجازت سے كوئى عادل شخص اس كى شادى كر دےگا " انتہى

ديكھيں: المغنى (7 / 352).

اس بنا پر الحمد للہ آپ کی شادی صحیح ہوئی ہے.

دوم:

آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ دین اسلام میں متبنی یعنی لےپالك اور منہ بولا بیٹا یا بیٹی بنانا حرام ہے، اور بچے کی نسبت اپنی طرف کرنی گویا کہ وہ اس کا بیٹا ہے یہ حرام ہے.

لیکن یتیم کی کفالت کرنا بہت عظیم اور اچھا عمل ہے اس کا اجروثواب بہت زیادہ ہے، لیکن اگر کفالت میں بچی ہو اور تو بچی بالغ ہونے کے بعد وہ اس شخص سے پردہ کریگی جو اس کی کفالت کر رہا تھا، کیونکہ وہ اس کے لیے اجنبی ہے.

لےپالك اور متنبی اور یتیم کی کفالت میں فرق معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (5201) کے جواب کا مطالعہ کریں.

لیکن جس شخص نے آپ پراحسان کیا ہے آپ بھی اس کے ساتھ حسن سلوك سے پیش آئیں، اور اس کا ادب و احترام کریں اور حتی الامکان اس سے رحمدلی اور نرمی کا برتاؤ کرنے کی کوشش کریں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو دین و دنیا کی سعادت و خوشی عطا فرمائے، اور آپ کے ایمان و اصلاح میں برکت دے.

واللہ اعلم .